کی علامت ہوگی اور اگر اُسکو پریشان دیکھے اور اس پر پرانے کپڑے ہوں یا وہ پریشان، غصے کی حالت میں ہو تو یہ علامت ہوگی کہ آخرت میں اس کی حالت بُری ہے۔ اسی طرح اُس کو بیمار دیکھے تو وہ اپنے گناہوں کی سزا بھگت رہا ہوگا" (تعبیر الرویا طبع مصر ص ۳۶)

موت کی دُعا کرنا؟

سوال: اکثر اوقات کسی پریشانی یا تکلیف کے باعث لوگ اپنی موت کی تمنا کرتے ہیں کیا یہ درست ہے؟ (عبدالرحمان: تلہ گنگ)

جواب: اگر تو مایوسی اور نا اُمیدی کے باعث ایسی دُعا کرتا ہے تو نا جائز ہے۔ حدیث میں ہے:-

لا یتمنین احدکم الموت من ضر اصابہ،

"کہ تم میں سے کوئی کسی تکلیف کے باعث موت کی تمنا ہرگز نہ کرے" (بخاری، مسلم، ابو داؤد ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی، ابن سعد، مسند احمد، طبرانی)

لیکن اگر اپنے دین کے حق میں نقصان سمجھے یا کسی فتنہ کے خوف سے دعا مانگے تو یہ درست اور جائز ہے "فقہ السنۃ" میں ہے۔

"اگر یہ خوف کرے کہ اس کے دین کے معاملے میں فتنہ ہے تو موت کی تمنا بلا کراہت جائز ہے"

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دُعا مروی ہے کہ:-

اللھم انی اسالك فعل الخیرات وترك المنکرات وحب المساکین وان تغفر لی وترحمنی واذا ردت فتنۃ فی قومی فتوفنی غیر مفتون (ترمذی وقال حسن صحیح) (ج ۱، ص ۳۱۸)

کُتب سابقہ اور مُسلم مفسرین؟

سوال:- عموماً کہا جاتا ہے کہ مُسلم مفسرین نے کتب سابقہ اور اہل کتاب کے لٹریچر کا مطالعہ کیے بغیر تفاسیر میں ان کی بے سروپا روایات نقل کی ہیں۔ اس مسئلہ کی کیا حقیقت ہے۔ (عطاء المجید ازہر کبیر والا) بقیہ صفحہ ۱۱ پر